روزنامہ (ٹیلی فون نمبر 047-6213029) FD-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعہ 17 ستمبر 2010ء 7 شوال 1431 ہجری 17 تبوک 1389 ہش جلد 60-95 نمبر 193

ایک ہی معبود

اور تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے۔ کوئی معبود نہیں مگر وہی رحمٰن (اور) رحیم۔

(البقرہ۔164)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

جس خدا نے اپنی فیاضانہ مالکیت کا وہ نمونہ دکھلایا کہ عاجز بندوں کے لئے زمین وآسمان اور چاند سورج وغیرہ بنادئے۔ اس وقت میں جبکہ بندوں اور ان کے اعمال کا نام ونشان نہ تھا کیا اس کی نسبت یہ گمان کر سکتے ہیں کہ وہ بندوں کا مدیون ہو کر صرف ان کے حقوق ادا کرتا ہے اس سے بڑھ کر نہیں؟ کیا بندوں کا کوئی حق تھا کہ وہ ان کے لئے زمین وآسمان بناتا اور ہزاروں چمکتے ہوئے اجرام آسمان پر اور ہزار ہا آرام اور راحت کی چیزیں زمین پر مہیا کرتا۔ پس اس فیاض مطلق کو محض ایک جج کی طرح فقط انصاف کرنے والا قرار دینا اور اس کے مالکانہ مرتبہ اور شان سے انکار کرنا کس قدر کفران نعمت ہے اور اگر کہو کہ ہم اس کو مالک سمجھتے ہیں تو اس کا یہی جواب ہے کہ تم جھوٹ بولتے ہو۔ تم ہرگز اس کو مالک نہیں سمجھتے۔ یہ صرف دکھانے کے دانت ہیں جو تم دکھلا رہے ہو۔ مالک اسی کو کہتے ہیں کہ دونوں پہلوؤں سزا اور درگزر اور عطا اور ترک عطا پر قادر ہو۔ پس کہاں تم اپنے پرمیشر کو ایسا سمجھتے ہو۔ بلکہ بقول تمہارے پرمیشر ان دونوں پہلوؤں پر ہرگز قادر نہیں اور اس کی مخلوق اس سے اپنے حقوق کا ایسا ہی مطالبہ کر سکتی ہے جیسا کہ ایک قرض خواہ اپنے قرضدار سے اور وہ کسی کا گناہ نہیں بخش سکتا اور جب تم نے اس کا نام بمقابلہ مخلوقات کے منصف رکھا تو بتلاؤ کہ منصف کے مفہوم میں یہ بات داخل ہے یا نہیں؟ کہ وہ لوگوں کے حقوق اپنے ذمہ تسلیم کرے اور ہر ایک فرد بشر اپنے حق واجب کا اس سے مطالبہ کر سکے اور پھر اگر حقوق کو ادا نہ کرے تو ظالم کہلاوے اور ظاہر ہے کہ جب یہ تسلیم کیا گیا کہ پرمیشر کو اپنے بندوں کے مقابل پر منصف سے بڑھ کر اور کوئی حیثیت نہیں تو پھر پرمیشر مخلوقات کا مالک نہ ٹھیرا کیونکہ جیسا کہ ہم کئی دفعہ بیان کر چکے ہیں مالک کے مقابل پر مملوک کا کوئی حق نہیں ہوتا لیکن ابھی ہم بیان کر چکے ہیں کہ خدا کا مالک ہونا ثابت ہوتا ہے کیونکہ جو کچھ اس نے ہزار ہا قسم کی نعمتیں انسان کو دی ہیں یہاں تک کہ زمین کی چیزیں اور آسمان کے روشن اجرام اس کے لئے بنائے ہیں یہ تمام اس کا جود واحسان ہے کسی حق کے ادا کرنے کے لئے نہیں۔

(چشمہ معرفت، روحانی خزائن جلد23ص28)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی طرف سے

سیدنا بلال رضی اللہ عنہ فنڈ میں عطیات کی تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 11 جون 2010ء میں فرماتے ہیں۔

ایک ضروری امر کی وضاحت بھی کرنا چاہتا ہوں۔ مجھ سے بعض جماعتوں کی طرف سے بھی پوچھا جا رہا ہے کہ شہداء فنڈ میں لوگ کچھ دینا چاہتے ہیں تو یہ رقم کس مد میں دینی ہے؟ اسی طرح بعض دوست مشورے بھی بھجوا رہے ہیں کہ شہداء کے لئے کوئی فنڈ قائم ہونا چاہئے۔ یہ ان کی لاعلمی ہے۔ شہداء کے لئے فنڈ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے خلافتِ رابعہ سے قائم ہے جو ''سیدنا بلال رضی اللہ عنہ فنڈ'' کے نام سے ہے اور میں بھی اپنے اس دور میں ایک عید کے موقع پر اور خطبوں میں دو دفعہ بڑی واضح طور پر اس کی تحریک کر چکا ہوں۔ اس فنڈ سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے شہداء کی فیملیوں کا خیال رکھا جاتا ہے، جن جن کو ضرورت ہو ان کی ضروریات پوری کی جاتی ہیں اور اگر اس فنڈ میں کوئی گنجائش نہ بھی ہو تب بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ ان کا حق ہے اور جماعت کا فرض ہے کہ ان کا خیال رکھے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیشہ ہم ان کا خیال رکھتے رہیں گے۔ تو بہرحال ''سیدنا بلال رضی اللہ عنہ فنڈ'' قائم ہے جو لوگ شہداء کی فیملیوں کے لئے کچھ دینا چاہتے ہوں اس میں دے سکتے ہیں۔

(روزنامہ الفضل 20 جولائی 2010ء)

مرسلہ : سیدنا بلال رضی اللہ عنہ فنڈ کمیٹی

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر (نمبر 588)

جنت کی بشارت

حضرت خواجہ فریدالدین گنج شکر کے قلم مبارک سے:۔

ایک مرتبہ کوئی شخص ملتان سے آیا اور اس نے کہا کہ میں بہاؤالدین زکریا رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں تھا۔ ایک مرتبہ جب آپ کو حالت ہوئی۔ تو اپنی خانقاہ سے نکل سوار ہو کر ملتان بھر میں پھرے اور ڈونڈی پٹوا دی کہ جو شخص آج بہاؤالدین ذکریا کا چہرہ دیکھ لے گا۔ میں ضامن ہوں کہ قیامت کے دن اسے دوزخ میں نہیں لے جایا جائے گا۔ جوق جوق مسلمان آ کر آپ کا دیدار کرتے اور آپ قسم کھا کر فرماتے۔ کہ قیامت کے دن تم دوزخ میں نہیں جاؤ گے۔ کیونکہ مجھے کہا گیا ہے کہ اے بہاؤالدین! جو آج تیرا دیدار کرے گا۔ قیامت کے دن ہم اسے دوزخ میں نہیں بھیجیں گے۔ جونہی اس شخص نے یہ حکایت ختم کی۔ مجھ پر حالت طاری ہوئی اور کہا۔ کہ اے درویش! اگر بہاؤالدین نے یہ بات کہی ہے کہ جو شخص آج میرا دیدار کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے دوزخ میں نہیں بھیجے گا۔ اب میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ دنیا میں جس مسلمان نے میری بیعت کی ہوگی یا مجھ سے مصافحہ کیا ہوگا۔ یا میرے فرزندوں کا ہاتھ پکڑا ہوگا۔ یا میرے مریدوں کی بیعت کی ہوگی۔ یا مجھ سے مصافحہ کیا ہوگا۔ یا میرے خانوادہ میں بیعت کی ہوگی۔ وہ ہرگز ہرگز دوزخ میں نہیں جائے گا۔

اس واسطے کہ میرے پیر قطب الدین قدس اللہ بنصرہ العزیز نے ایک دفعہ فرمایا تھا کہ اے فرید! حق تعالیٰ نے تجھے یہ درجہ عطا فرمایا ہے کہ جو شخص تیرا یا تیرے فرزندوں یا تیرے مریدوں کا مرید ہوگا۔ وہ دوزخ میں نہیں جائے گا۔ وہ بالضرور بہشت میں جائے گا نیز مجھے بھی ہزار مرتبہ یہ آواز آ چکی ہے کہ فرید اجودھنی نیک بخت بندہ ہے۔ جب شیخ الاسلام نے یہ حکائیت ختم کی۔ تو عالم تحیر میں کھڑے ہو گئے۔ میں پاس تھا۔

(اسرار الاولیاء صفحہ 227۔ از حضرت خواجہ ناشر ملک چنن دین۔ تاجر کتب کشمیری بازار لاہور)

روحانی زندگی کی علامت

حضرت خواجہ فریدالدین گنج شکر تحریر فرماتے ہیں۔

جب صاحب حال یاد الٰہی میں مستغرق ہوتا ہے۔ تو مصیبت اور نعمت دونوں اس کے سامنے موجود ہوتی ہیں۔ جس کے نصیب میں نعمت ہوتی ہے۔ اسے نعمت دیتے ہیں اور جس کے نصیب میں مصیبت ہوتی ہے اسے مصیبت دیتے ہیں۔ پس اے درویش! عقلمند وہ شخص ہے کہ جب وہ مستغرق ہوں۔ تو ان کا مزاحم نہ ہو۔ کیونکہ کون جانتا ہے کہ ان کی زبان سے کیا نکل جائے گا۔

بعد ازاں فرمایا کہ جس وقت خواجہ قطب الدین بختیار اوشی اپنے وقت میں حاضر ہوتے۔ تو ذکر بہت کرتے اور جب حالت زیادہ ہو جاتی تو ایک رات دن تک مصلّے پر بے ہوش پڑے رہتے اور اپنے آپ کی کوئی خبر نہ ہوتی۔

بعد ازاں فرمایا کہ اہل تصوف صرف اسی دل کو زندہ سمجھتے ہیں۔ جو یاد حق میں مستغرق ہو اور ایک دم بھی یاد الٰہی سے غافل نہ ہو۔

پھر فرمایا کہ ایک مرتبہ کوئی واصل ذکر حق سے غافل ہو گیا تو اس شہر میں آواز پھیل گئی کہ فلاں صوفی جہان میں زندہ نہیں رہا مر گیا ہے شہر کے لوگوں نے اس کے گھر پر آ کر جب حالت دریافت کیا۔ تو اسے زندہ پایا۔ واپس جانے لگے۔ تو پاس بلا کر کہا کہ واقعی وہ آواز ٹھیک تھی۔ اس واسطے کہ میں ہر وقت یاد الٰہی میں مشغول رہتا تھا۔ لیکن آج ایک گھڑی غافل ہو گیا ہوں۔ اسی لئے آواز دی گئی ہے کہ فلاں بن فلاں نہیں رہا۔

بعد ازاں فرمایا کہ ان لوگوں کے دل جو یاد الٰہی سے غافل ہیں۔ اس واسطے کہ اہل تصوف اس دل کو جو یاد الٰہی سے غافل ہو زندہ شمار نہیں کرتے۔ ان کا قول ہے کہ جو دل زندہ ہے وہ کبھی یاد حق سے غافل نہیں ہوتا۔"

(اسرار الاولیاء صفحہ 305)

تلاوت کتاب اللہ کی بے شمار برکات

درج ذیل اقتباس جو تصوف کا بہترین مرقع ہے حضرت خواجہ فریدالدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ ہی کا رقم فرمودہ ہے۔

شیخ برہان الدین ہانسوی، شیخ بدرالدین غزنوی اور عزیز حاضر خدمت تھے۔ زبان مبارک سے فرمایا کہ اے درویش! قرآن شریف کی تلاوت تمام عبادتوں سے افضل ہے اور دنیا اور آخرت میں اس سے درجہ ملتا ہے۔ پس چونکہ قرآن پڑھنے سے بڑھ کر کوئی عبادت نہیں۔ اس لئے آدمیوں کو چاہئے کہ ایسی نعمت سے غافل نہ ہوں اور اپنے تئیں محروم نہ رکھیں۔

پھر فرمایا کہ قرآن شریف پڑھنے سے بہت سے فائدے ہیں۔ اول آنکھ کی روشنی بڑھتی ہے یعنی دکھتی نہیں۔ دوسرے ہر حرف کے بدلے ہزار سالہ عبادت کا ثواب اس کے نامۂ اعمال میں لکھا جاتا ہے اور اسی قدر بدیاں اس کے نامۂ اعمال سے کاٹی جاتی ہیں۔

پھر فرمایا کہ جو شخص دوست سے کلام کرنا چاہے وہ کلام اللہ میں مشغول ہو پھر فرمایا کہ نیک بخت بندہ وہ ہے۔ جو دوست سے ہمکلام ہو دوست سے ہمکلامی کی سعادت قرآن شریف کی تلاوت سے حاصل ہوتی ہے۔ ہر روز ستر مرتبہ میں ہر انسان کے دل میں یہ ندا ہوتی ہے کہ اگر تجھے ہماری آرزو ہے۔ تو سارے کام چھوڑ کر قرآن شریف کی تلاوت کر۔

پھر فرمایا کہ لوگوں کو اکثر کر کے حضور اور مشاہدہ کی نعمت تلاوت قرآن کے وقت حاصل ہوتی ہے اس واسطے کہ جو سر عالم میں ہے وہ قرآن شریف پڑھتے وقت انسان پر منکشف ہوتا ہے اور ہر حرف اور معانی میں جب غور کرتا ہے۔ تو اس پر قلم کا سر منکشف ہوتا ہے اور اگر آیت مشاہدہ یا آیت رحمت پر پہنچتا ہے۔ تو مشاہدہ کے دریا میں مستغرق ہوتا ہے اور لاکھوں نعمتیں حاصل کرتا ہے اور جب عذاب کی آیت پر پہنچ کر غور کرتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کے ڈر سے اس طرح پگھلتا ہے۔ جیسے کٹھالی میں سونا۔

پھر فرمایا۔ شیخ قطب الدین بختیار اوشی قدس اللہ سرہ العزیز قرآن شریف کی تلاوت کرتے وقت کسی وعید کے آیت پر پہنچتے۔ تو سینے پر ہاتھ مار کر بیہوش ہو جاتے۔ جب پھر ہوش میں آتے۔ تو پھر قرآن پڑھنے میں مشغول ہو جاتے۔ اس طرح دن بھر میں تقریباً چھ ہزار مرتبہ بیہوش ہوتے اور جب کسی آیت مشاہدہ پر پہنچتے۔ تو مسکرا کر اٹھ بیٹھتے اور عالم مشاہدہ میں متحیر ہو جاتے اور ایک دن رات اسی عالم مشاہدہ میں اس طرح متحیر رہتے کہ اپنے آپ کی مطلق خبر نہ ہوتی۔

پھر فرمایا کہ کلام مجید کا حافظ فوت ہو جاتا ہے۔ تو اس کی جان نوری قندیل میں ڈال کر عرش کے پاس لے جاتے ہیں اور ہر روز اس پر ہزار مرتبہ انوار تجلی کرتے ہیں۔

(اسرار الاولیاء ص 247)

مکرم نصیر احمد قمر صاحب

گیمبیا کی فولا (Fula) زبان میں ترجمہ قرآن مجید

یہ گیمبیا کی ایک بڑے پیمانہ پر بولی جانے والی زبان ہے جو مغربی افریقہ کے بعض دیگر ممالک میں بھی بولی جاتی ہے

اس زبان میں ترجمہ کا آغاز 1997ء میں ہوا اور جولائی 1999ء کو مکمل ہو گیا۔

پروف ریڈنگ اور ابتدائی چیکنگ 6/اکتوبر 2000ء کو ٹرانسلیشن ٹیم کے ذریعہ مکمل ہوئی۔ گروپ پروف ریڈنگ کا کام 3/جنوری 2002ء کو مترجمین ٹیم کے ذریعہ مکمل ہوا۔

اس ترجمہ کیلئے حضرت مولوی شیر علی صاحب کے انگریزی ترجمہ قرآن اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے بعض آیات پر متبادل ترجمہ اور تشریحی نوٹس کو پیش نظر رکھا گیا۔

حسب ذیل افراد کو ترجمہ کی سعادت حاصل ہوئی۔

مکرم Imam Ousman K.Bah عربی فولا، مینڈ ینکا اور وولف ترجمہ کے ماہر

مکرم Ustaz Amadou Jallow عربی فولا اور وولف کے ماہر۔

مکرم Demba S.Bah گریجوایٹ انگریزی فلا مینڈ ینکا، وولف اور روسی زبان کے ماہر۔

یہ ترجمہ بھی جولائی 2007ء میں سینیگال کے دارالحکومت ڈاکار کے La Senegalaise De, L, imprimerie پریس سے طبع ہوا۔ اس کے کل 690 صفحات ہیں اور اس کا سائز 23.5x15.5 ہے۔

گیمبیا کی مختلف زبانوں میں تراجم کے دوران سب سے بڑی مشکل ''وقت'' کا حصول تھا۔ کیونکہ ترجمہ کرنے والے اپنے دفتری کاموں یا کاروبار سے وقت نکال کر آتے تھے یا بعض دوسرے کاموں میں مصروف تھے۔ اس کے باوجود اپنے اخلاص، نظام سلسلہ کے ساتھ وفا، قرآن مجید کے ساتھ محبت اور یہ جانتے ہوئے کہ اللہ کی طرف سے یہ عظیم سعادت زندگی میں صرف ایک دفعہ ملی ہے سب نے اپنے وقت کو قربان کیا اور دن رات ایک کر کے ترجمہ کی ذمہ داری کو احسن رنگ میں نبھایا۔

آج تک اس ملک میں قرآن مجید کی اشاعت کا کام کسی سے نہ ہو سکا۔ یہ ذمہ داری خلافت کی برکت سے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ نے پوری کی۔ مکرم بابا ایف تراولے صاحب امیر جماعت احمدیہ گیمبیا نے ان تراجم کے کام کی مسلسل نگرانی کی توفیق پائی۔

مورخہ 28/نومبر 2007ء کو قرآن کریم کا ترجمہ صدر مملکت کو بذریعہ وزیر مملکت برائے مذہبی امور کو پیش کیا گیا۔ اس موقع پر ایک خط کے ذریعے صدر مملکت کو بتایا گیا کہ گیمبیا کی تاریخ میں پہلی دفعہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو مقامی زبانوں میں ترجمہ کرنے کی سعادت عطا فرمائی ہے اور تمام دنیا میں منتخب آیات کے سو سے زیادہ زبانوں میں تراجم کر چکی ہے۔ اسی طرح پچاس سے زیادہ زبانوں میں مکمل قرآن مجید کا ترجمہ شائع کر چکی ہے۔ اور 91 زبانوں میں احادیث نبوی اور حضرت مسیح موعود کی تحریرات کا ترجمہ بھی شائع کر چکی ہے۔ صدر مملکت کے علاوہ وزیر مذہبی امور کو بھی تینوں زبانوں میں تراجم قرآن مجید کا مکمل سیٹ پیش کیا گیا۔

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مکرم فہیم احمد ناگی صاحب

خلافتِ احمدیہ اور خدمت انسانیت

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

یقیناً تمہارے پاس تمہاری ہی قوم کا ایک فرد رسول ہو کر آیا ہے۔تمہارا تکلیف میں پڑنا اس پر شاق گزرتا ہے اور وہ تمہارے لئے خیر کا بہت بھوکا ہے۔اور مومنوں کے ساتھ محبت کرنے والا اور بہت کرم کرنے والا ہے۔ (التوبہ آیت نمبر 128)

اس آیت کے مطابق ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام زندگی بنی نوع انسان کی خدمت کیلئے وقف تھی۔آپؐ ہر وقت بغیر کسی امتیاز ،رنگ و نسل، امیر و غریب،دوست و دشمن اُن کی تکلیف دور کرنے کیلئے کوشاں رہتے۔ آپؐ نے تمام مخلوق کو عیال اللہ بیان فرمایا ہے ۔حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

تمام مخلوقات اللہ کی عیال ہیں۔پس اللہ کو اپنی مخلوق میں سے وہ شخص بہت پسند ہے جو اس کے عیال کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے اور ان کی خدمت کا خیال رکھتا ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں!اے ہم وطنو!وہ دین دین نہیں جس میں عام ہمدردی کی تعلیم نہ ہو اور نہ وہ انسان انسان ہے جس میں ہمدردی کا مادہ نہ ہو۔

(روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 1)

پھر آپ فرماتے ہیں!ہمارا یہ اصول ہے کہ کل بنی نوع کی ہمدردی کرو اگر ایک شخص ایک ہمسایہ ہندو کو دیکھتا ہے کہ اس کے گھر میں آگ لگ گئی ہے اور نہیں اُٹھتا کہ تا آگ بجھانے میں مدد دے تو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ مجھ میں سے نہیں ہے۔اگر ایک شخص ہمارے مریدوں میں سے دیکھتا ہے کہ ایک عیسائی کو کوئی قتل کرتا ہے اور وہ اس کے چھڑانے میں اس کی مدد نہیں کرتا تو میں بالکل درست کہتا ہوں کہ وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 128)

حضرت اقدس مسیح موعود نے شرائط بیعت میں شرط نہم میں اس بات کو شامل کیا ہے کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔

حضرت اقدس مسیح موعود نے ساری زندگی بغیر کسی امتیاز امیر و غریب،رنگ و نسل اور دوست و دشمن کے مخلوق خدا کی خدمت میں گزاری۔آپ کی نیابت میں آپ کے خلفاء نے بھی خدمت انسانیت کے جذبے سے سرشار ہو کر ہر قسم کی تفریق سے بالاتر ہو کر مخلوق خدا کی ہمدردی اور ان کی خدمت کی اعلیٰ مثالیں قائم کیں۔اس کے چند نمونے پیش خدمت ہیں۔

خلافت اولیٰ

حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاول ہندوستان کے چوٹی کے طبیب تھے ۔آپ کی خدمت انسانیت کسی سے پوشیدہ نہیں۔آپ ہزاروں لوگوں کا مفت علاج کرتے اور اگر کسی مریض کو مالی مدد کی ضرورت ہوتی تو اس کی مدد بھی کرتے۔آپ نے خلافت پر متمکن ہونے کے بعد پہلے سے بڑھ کر ناداروں اور مفلسوں کی خدمت کی۔

جنوری 1909ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے یتامیٰ اور مساکین کی اعانت کیلئے تحریک فرمائی جس کیلئے حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے 100 روپیہ خود بھی عطا کیا۔(تاریخ احمدیت جلد 3 صفحہ 291)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں!میں پھر کہتا ہوں کہ یاد رکھو کہ آج کل کے ایام میں مسکینوں اور بھوکوں کی مدد کرنے سے قحط سالی کے ایام کی تنگیوں سے بچ جاؤ گے۔خدا تعالیٰ مجھ کو اور تم کو توفیق دے کہ جس طرح ظاہری عزتوں کیلئے کوشش کرتے ہیں ابدالاباد کی عزت اور راحت کی بھی کوشش کریں۔آمین

(حقائق الفرقان جلد 4 صفحہ 291-290)

خلافت ثانیہ

حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی باون سالہ دور خلافت میں خدمت انسانیت کے وہ کام ہوئے جو تاریخ میں ایک اہم مقام رکھتے ہیں۔دنیا کے کسی بھی حصہ میں بنی نوع انسان پر کوئی بھی ظلم ہوا آپ نے ہمیشہ اس کے خلاف آواز اُٹھائی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی بیان فرماتے ہیں:واضح رہے کہ خدمت خلق سے میری مراد محض احمدیوں یا (۔) کی خدمت نہیں بلکہ بلا امتیاز مذہب و ملت ساری ہی مخلوق کی خدمت مراد ہے حتیٰ کہ اگر دشمن بھی مصیبت میں ہو تو اس کی بھی مدد کرو۔یہ ہے خدمت خلق کا صحیح جذبہ۔

(مشعل راہ جلد 1 صفحہ 643)

انفلوانزا کی عالمگیر وبا میں جماعت احمدیہ کی خدمات

حضرت مرزا بشیر احمد تحریر فرماتے ہیں:

1918ء میں جنگ عظیم کا ایک نتیجہ انفلوانزا کی وبا کی صورت ظاہر ہوا۔جس نے گویا ساری دنیا میں پھیل کر اس تباہی سے بھی زیادہ تباہی مچادی جو جنگ کے میدان میں ہوئی تھی۔ہندوستان میں بھی اس مرض کا سخت حملہ ہوا اور گو شروع میں اموات کی شرح کم تھی مگر کچھ عرصہ بعد اس کثرت سے موتیں ہونے لگیں کہ قیامت کا نمونہ سامنے آ گیا۔چونکہ جماعت احمدیہ کے فرائض میں یہ داخل ہے کہ وہ مخلوق خدا کی خدمت کرے اس لئے ان ایام میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی ہدایت کے ماتحت جماعت احمدیہ نے نہایت شاندار خدمت سرانجام دی اور مذہب و ملت کی تمیز کے بغیر اور ہر قوم اور طبقہ کے لوگوں کی تیمارداری اور علاج معالجہ میں نمایاں حصہ لیا۔احمدی ڈاکٹروں اور احمدی طبیبوں نے اپنی آنریری خدمات پیش کر کے نہ صرف قادیان میں مخلوق خدا کی خدمت کا حق ادا کیا بلکہ شہر بہ شہر گاؤں بہ گاؤں پھر کر طبی امداد بہم پہنچائی اور عام والنٹیروں نے نرسنگ وغیرہ کی خدمت انجام دی اور غربا کی امداد کیلئے جماعت کی طرف سے روپیہ اور خورد و نوش کا سامان بھی فراخ دلی سے تقسیم کیا گیا۔

(سلسلہ احمدیہ صفحہ 358,359)

زلزلہ زدگان کے لئے مدد کی اپیل

15 جنوری 1934ء کو ہندوستان میں ایک قیامت خیز زلزلہ آیا۔جس نے بنگال سے لے کر پنجاب تک تباہی مچادی۔اس موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے مصیبت زدگان کی مدد کیلئے ایک خطبہ ارشاد فرمایا۔حضور نے فرمایا!ہمیں اپنے عمل سے ثابت کر دینا چاہیے کہ ہمیں ہمدردی سب سے زیادہ ہے۔میں نے چندہ کی اپیل کی ہے۔مرکز قادیان کی طرف سے مکرم غلام احمد صاحب فاضل بدوملہی اظہار ہمدردی اور تفصیلات مہیا کرنے کے لئے بہار بھجوائے گئے۔اور مئی 1934ء میں 1300 روپیہ کی رقم حضرت مولانا عبدالماجد صاحب امیر جماعت احمدیہ بھاگلپور روانہ کردی گئی ۔علاوہ ازیں ایک ہزار روپیہ ریلیف میں بھی دیا گیا۔

(تاریخ احمدیت جلد 6 صفحہ 176)

اسی طرح 1942ء میں ہندوستان میں خطرناک قحط رونما ہو گیا اور غلہ کی سخت قلت ہوگئی۔حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے احباب جماعت کو تحریک فرمائی کہ جو دوست غلہ خرید سکتے ہیں وہ فوری خریدیں۔اسی طرح قادیان کے غربا کیلئے 500 من غلہ کا مطالبہ کیا تا کہ جن دنوں میں غلہ کم ہو تو غربا کو تکلیف نہ ہو۔

(الفضل 24 مئی 1942ء)

1954ء اور 1955ء میں برصغیر میں سیلاب آیا۔جس سے وسیع پیمانے پر تباہی ہوئی ۔حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی ہدایت پر پاکستان اور بھارت کی جماعت نے خدمت خلق کے لئے نہایت قیمتی خدمات سرانجام دیں۔ (تاریخ احمدیت جلد 17 صفحہ 336)

خلافت ثالثہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اپنے خطبات میں احباب جماعت کو خلق اللہ سے ہمدردی ،شفقت اور محبت کرنے کی تلقین فرمائی۔آپ کا یہ ماٹو تھا کہ ”محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں“۔

جنگی قیدیوں کے لئے صدریاں اور رضائیاں

1971ء میں پاکستان اور ہندوستان کی جنگ کے نتیجہ میں جماعت اپنا سالانہ جلسہ جو دسمبر میں ہوا کرتا ہے منعقد نہ کر سکی لیکن احمدی خواتین دوران جنگ اور جنگ کے بعد ہر جگہ دفاعی اور رفاہی کاموں میں مصروف رہیں۔پاکستان جس بحران سے گزرا انتہائی ضرورت تھی کہ پاکستان کا ہر شہری اور پاکستان کی ہر تنظیم ان مجاہدین کی خدمت دامے درمے،قلمے کرتی جو وطن کی حفاظت کر رہے تھے۔چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے لجنہ اماء اللہ ربوہ کو افواجِ پاکستان کیلئے روئی کی صدریاں تیار کرنے کا ارشاد فرمایا۔

31 جنوری 1972ء کو صدریاں بنانے کا کام شروع ہوا۔اس کام کی نگران اعلیٰ صدر لجنہ اماء اللہ ربوہ حضرت صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ تھیں۔جن کی سرکردگی میں ربوہ کے ہر محلّہ کی ہر اس عورت جو کچھ نہ کچھ کام کر سکتی تھی اس خدمت میں حصہ لیا۔پچیس دن کے عرصہ میں چھ ہزار دو سو بیس (6220) صدریاں تیار کر دی گئیں۔پھر بعد میں اور کپڑا ملنے پر مزید صدریاں تیار کی گئیں جن کی کل تعداد 8751 بنتی ہے۔

(حیات ناصر صفحہ 646)

افغان مہاجرین کے لئے طبی سہولت

روس کے افغانستان پر حملے کے نتیجے میں افغان مہاجرین کثرت سے اپنا ملک چھوڑ کر پاکستان میں پناہ گزیں ہوگئے۔حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے ان مظلومین کی طبی سہولت کیلئے مہاجرین کے کیمپوں میں جماعت کی طرف سے ڈسپنسری کا انتظام کرایا۔اور انتہائی مخالفانہ حالات کے باوجود افغان مہاجرین کی خدمت کی توفیق پائی۔اللہ تعالیٰ کی عجیب شان ہے کہ انتہائی مزاحمت اور رکاوٹوں کے باوجود افغان مہاجرین علاج کی باقی سہولتوں کو چھوڑ کر اکثر احمدی ڈسپنسری کا ہی رخ کرتے رہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے 1981ء کے

جلسہ سالانہ پر افغان مہاجرین کے لئے خصوصی دعاؤں کی بھی تحریک فرمائی۔ اور اعلان کرتے وقت اس جانب رخ فرمایا جہاں سٹیج پر غیر ملکی احاطہ میں کرسیوں پر جناب رشید جان صاحب اور افغان مہاجرین کے ایک لیڈر تشریف فرما تھے۔

(حیات ناصر صفحہ 645,646)

اسی طرح مشرقی پاکستان (بنگلہ دیش) کثرت سے سیلابوں کی زد میں آتا رہا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی ہدایت پر معقول رقم جماعت کی طرف سے بھجوائی گئی۔

خلافت رابعہ

خلافت رابعہ کا دور خدمت انسانیت کے لحاظ سے ایک غیر معمولی دور تھا۔ آپ کے جذبہ خدمت خلق اور خداداد فراست سے ایک غریب جماعت نے خدمت انسانیت کی اعلیٰ مثالیں قائم کیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں۔

اس وقت دنیا کو سب سے زیادہ انسانی قدروں کو بحال کرنے کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ انسانی قدریں ہر پہلو سے پامال ہو رہی ہیں۔ ہر قسم کے جرائم بڑھ رہے ہیں۔ اور اس کے نتیجے میں انسانی ضمیر کچلا جا رہا ہے۔ اور اکثر جگہ تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ ضمیر دم توڑ چکا ہے۔ کوئی حیاء، کسی قسم کی غیرت کوئی انسانیت کی رمق بھی بعض جگہ دکھائی نہیں دیتی۔ پھر فرمایا! پس اس وقت مذہبی بحثوں کا وقت نہیں وہ بھی جہاں مناسب ماحول ہو وہاں چلیں گی لیکن انسانیت کو اس وقت انسان بننے کا پیغام دینے کی ضرورت ہے۔ انسانی قدروں کے لئے ایک عالمی سطح پر جہاد جاری کرنے کی ضرورت ہے۔

(روزنامہ الفضل 4 جنوری 1993ء)

بوسنین مسلمانوں کی مدد

بوسنیا کے حالات سے تمام دنیا آگاہ ہے یہاں ظلم کا آغاز اپریل 1992ء سے شروع ہوا۔ دو لاکھ مسلمانوں کا خون بہایا گیا۔ مساجد مسمار کی گئیں۔ مظلوم بوسنین اپنے ہی گھروں اور ملک سے بے یارو مددگار باہر نکالے گئے۔ عورتوں کی بے حرمتی کی گئی، کمسن بچوں کو ہوس کا نشانہ بنایا گیا۔ کھانے پینے اوڑھنے پہننے سے محروم مظلوم بوسنین کو فاقوں پر مجبور کیا گیا۔ انہیں قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرنی پڑیں۔ اُس وقت حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے بوسنین مسلمانوں کی اس بے بسی اور مظلومیت کو دیکھتے ہوئے جماعت کو مخاطب کر کے فرمایا۔

''احمدیوں کو اس سلسلہ میں دوبارہ یہ توجہ دلاتا ہوں کہ جو اطلاعیں مجھے آرہی ہیں اس کے مطابق ابھی تک اس قدر بے چینی کا پورا اظہار ہر جگہ نہیں ہوا جو ہونا چاہئے جتنی زیادہ تکلیف ہے اس کا عشر عشیر بھی ابھی احمدیوں کو نہیں پتہ کہ کیا ہو گیا ہے۔ اس لئے سارے یورپ کی جماعتیں اور مغرب کی جماعتیں جن تک میری آواز پہنچتی ہے ان کو میں توجہ دلاتا ہوں کہ خدا کے حضور آپ بری الذمہ تب ٹھہریں گے جب حضرت محمد مصطفی ﷺ کا دل لے کر پھر بنی نوع انسان کی خدمت کریں گیا ایسا دل لے کر جائیں گے جس کے اوپر خدا کے پیار کی نظریں پڑیں۔ پس آج مسلمانوں کو محمد مصطفی ﷺ کے دل کی ضرورت ہے اسی دل سے حقیقی سچی ہمدردی کے چشمے پھوٹتے ہیں۔ ہر احمدی کو وہ دل اپنے سینے میں داخل کرنا چاہئے اور اس دل کے ساتھ بنی نوع انسان کی خدمت کرنی چاہئے۔

(خطبہ جمعہ 20 نومبر 1992ء)

ساری جماعت نے اپنے پیارے امام کی آواز پر لبیک کہا اور اپنی تمام طاقتوں اور وسائل کو اہل بوسنیا کے لئے وقف کر دیا۔ حضور کی راہنمائی میں تمام دنیا کو بوسنیا میں ہونے والے مظالم سے آگاہ کرنے کیلئے ہر قسم کے ذرائع ابلاغ کو استعمال کیا گیا۔ اخبارات میں مضامین اور اطلاعات فراہم کی گئیں۔ کانفرنس رکھی گئیں۔ مختلف ممالک کے لوگوں کو ہزاروں خطوط اور تاریں دی گئیں۔ جہاں تک ریلیف کے کام کا سوال ہے اس میں بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے دنیا بھر کی جماعتوں نے حیرت انگیز قربانیوں کا مظاہرہ کیا۔ ان کے لئے اناج، کپڑا اور ضروریات زندگی مہیا کی گئیں۔ بعض اوقات ہر ہفتے یا پندرہ دن میں ایک مرتبہ ایک کانوائے ریلیف کا سامان لے کر جاتا رہا۔ اور جو لوگ مختلف ممالک میں ہجرت کر گئے وہاں کی جماعتوں نے دن رات ان کی خدمت کی جن میں برطانیہ، اسپین، جرمنی، سویڈن ناروے اور سوئٹزر لینڈ کی جماعتیں نمایاں طور پر شامل ہیں۔

روانڈا (Rwanda) کے مظلومین کے لئے تحریک

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے فرمایا:۔

روانڈا (Rawanda) کے مظلوم ہیں جو خصوصاً زائر میں انتہائی دردناک حالات میں زندگی گزار رہے ہیں cholera پھیلا ہوا ہے۔ مصیبتوں میں مبتلا ہیں، ان کیلئے میں اپنی طرف سے ایک ہزار پونڈ کا معمولی نذرانہ پیش کر کے جماعت کو تحریک کرتا ہوں کہ توفیق کے مطابق دیں۔

(الفضل انٹرنیشنل 26 اگست تا یکم ستمبر 1994ء)

عراقی عوام کیلئے مالی امداد کی تحریک

حضور نے فرمایا۔

عراق کی جنگ کے متعلق لوگ مجھ سے پوچھتے ہیں کہ احمدیوں کو کیا کرنا چاہئے۔ تو ایک تو احمدیوں کو مالی امداد اپنی ایمنسٹی (amnesty) کے ذریعہ ضرور بھجوانی چاہئے کیونکہ بہت مصیبت میں لوگ مبتلا ہیں۔

(خطبہ جمعہ 4 اپریل 2003ء الفضل انٹرنیشنل 16 مئی 2003ء)

افریقہ کے فاقہ زدہ ممالک کیلئے امداد کی تحریک

حضور نے فرمایا۔

میں نے جب عالم اسلام کے موجودہ حالات پر غور کیا تو میری توجہ افریقہ کے ان بھوکوں کی طرف مبذول ہوئی جو وسیع علاقوں میں جو کئی ملکوں میں پھیلے پڑے ہیں۔ ابی سینا میں بھی، صومالیہ میں بھی، سوڈان میں بھی، اور چاڈ میں بھی بہت سے ممالک میں کثرت سے انسانیت بھوک سے مر رہی ہے...... پس میں نے فیصلہ کیا ہے کہ دس ہزار پونڈ جو ایک معمولی قطرہ ہے جماعت کی طرف سے افریقہ کے بھوک سے فاقہ کش ممالک کیلئے پیش کروں۔ اور حسب توفیق ذاتی طور پر بھی پیش کروں گا اور ساری جماعت بحیثیت جماعت بھی کچھ نہ کچھ صدقہ نکالے...... پس میں کوئی معین تحریک نہیں کرتا مگر یہ تحریک کرتا ہوں کہ خالصتاً اس نیت کے ساتھ کہ ہمارے ان صدقوں کو اللہ تعالیٰ امن عالم کے حق میں قبول فرمائے اور مسلمانوں کے مصائب دور کرنے کیلئے قبول فرمائے...... اور یہ جو سارے صدقات ہوں گے یہ خالصتاً افریقہ کے فاقہ زدہ ممالک پر خرچ کئے جائیں گے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 18 جنوری 1991ء روزنامہ الفضل 9 فروری 1991ء)

اس کے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے کئی تحریکیں جاری فرمائیں جن میں بیواؤں، یتیموں اور ضرورت مندوں کے لئے امداد اور رہائش کیلئے بیوت الحمد منصوبہ۔ غریب بچوں کی شادی کیلئے مریم شادی فنڈ کا قیام اور عیدین کے روز غربا، مساکین اور معذور افراد کو تحائف کے ذریعہ عید کی خوشیوں میں شامل کرنے کی تحریک شامل ہے۔

خلافت خامسہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں! اللہ تعالیٰ نے جہاں اپنی عبادات کرنے اور حقوق اللہ ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے وہاں حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ دلاتے ہوئے ہمیں مختلف رشتوں اور تعلقوں کے حقوق کی ادائیگی کا بھی حکم فرمایا ہے۔ اور اسی اہمیت کی وجہ سے ہی حضرت اقدس مسیح موعود نے شرائط بیعت کی نویں شرط میں اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی ہمدردی اور ان کی ادائیگی کا ذکر فرمایا ہے۔

(روزنامہ الفضل 13 جنوری 2004ء)

پاکستان اور کشمیر کے علاقہ میں آنے والے زلزلہ کے متاثرین کی امداد کی تحریک

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا! گو کہ اس زلزلہ کے بعد سے فوری طور پر بھی افراد جماعت بھی جماعت احمدیہ پاکستان بھی اپنے ہم وطنوں کی جہاں تک ہمارے وسائل ہیں مصیبت زدوں کی مدد کرنے کی کوشش کر رہی ہے لیکن میں پھر بھی ہر پاکستانی احمدی سے یہ کہتا ہوں ان کو یہ توجہ دلانی چاہتا ہوں کہ ان حالات میں جب کہ لاکھوں افراد بے گھر ہو چکے ہیں کھلے آسمان تلے پڑے ہوئے ہیں حتی المقدور ان کی مدد کریں۔ جو پاکستانی احمدی باہر کے ملکوں میں ہیں ان کو بھی بڑھ چڑھ کر لوگوں کی بحالی اور ریلیف کے کام میں حکومت پاکستان کی مدد کرنی چاہئے...... ایک پاکستانی کی حیثیت سے بھی یہ فرض بنتا ہے کہ آسمانی آفت کی وجہ سے ملک میں جو تباہی آئی ہے اس کی بحالی کیلئے ملک کی مدد کریں۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 14 اکتوبر 2005ء الفضل انٹرنیشنل 4 تا 10 نومبر 2005ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

''ان سے بھی حسن سلوک کرو جن کے تم مالک ہو اس زمانے میں تو خیر غلام کا تصور نہیں، پرانے زمانے میں غلام ہوتے تھے۔ لیکن تمہارے جو ملازمین ہیں ان کی ضروریات کا بھی خیال رکھو۔ ان کو اگر تمہاری مدد کی ضرورت ہے تو ان کی ضرورت پوری کرنے کی کوشش کرو۔ غمی خوشی میں ان کی ضرورتوں کا خیال رکھو، ان کے بچوں کو اگر مالی تنگی کی وجہ سے پڑھنے میں دقت ہے تو ان کی مدد کرو، ان کو پڑھاؤ، اگر کوئی لائق نکل آئے اور پڑھ لکھ کر قابل آدمی بن جائے تو تمہارے لئے ویسے بھی مستقل ثواب کا باعث بن جائے گا۔ پھر فرمایا! قیدیوں سے بھی حسن سلوک کا ذکر ہے مریضوں سے بھی وغیرہ وغیرہ۔ تو ہر ایک اپنے دائرے میں دوسرے سے حسن سلوک کرنے والا بن جائے تو دنیا کے فساد خود بخود ختم ہو جائیں گے۔

(روزنامہ الفضل 19 نومبر 2004ء)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں خلفاء احمدیت کے نقش قدم پر چلتے ہوئے پہلے سے بڑھ کر خدمت انسانیت کی توفیق عطا فرمائے۔ تا تمام دنیا امن محبت اور پیار کا گہوارا بن جائے آمین۔

جذبات بروفات حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب

ازقلم محترم پیر صلاح الدین صاحب (داماد حضرت میر صاحب)

18 جولائی 1881ء (مطابق 20 شعبان 1298ھ) بروز دوشنبہ کو حضرت میر ناصر نواب صاحب اور سید بیگم صاحبہ کو دہلی میں اللہ تعالیٰ نے ایک چاند کا ٹکڑا عطا فرمایا۔ جس کا نام انہوں نے ''محمد اسماعیل'' رکھا۔ کسے خبر تھی کہ ماں باپ کا یہ چاند ایک دن آسمان تصوف کا چاند بن جائے گا۔ لیکن یہ چاند بڑھا۔ اس نے آفتاب رسالت سے تمازت حاصل کی۔ محبت الٰہی سے اپنا سینہ روشن کیا۔ یار یگانہ کے عشق میں دل کباب کر لیا۔ اور وہی ننھا سا چاند ماہ چاردہم بن گیا۔

جس کی شعاعیں تاریکیوں میں پھیلنے لگیں۔ جس کے نغمے سوئے ہوئے دلوں میں کیف و عشق کی تاروں کو چھیڑنے لگے جس کے سوز سے عشق و محبت کی کلیاں چٹکنے لگیں جس کے ساز سے بخار دل کے چشمے پھوٹنے لگے۔ جس کی فکر سے ذکر و فکر کے پھول کھلنے لگے۔ جس کی کاوش سے کرنہ کر کی باڑیں بندھنے لگیں۔

وادیٔ عشق تمتما اٹھی۔ سوز کی محفلیں جاگ پڑیں۔ یہی تھا وہ چاند کہ جبکہ پورے چھیاسٹھ سال چمکنے کے بعد 18 جولائی 1947ء کو ٹھیک جمعہ کے دن غروب ہوا۔ تو خود آفتاب بھی دو ساعت بعد غروب ہو گیا۔

27 رمضان 1936ء کو جبکہ لیلۃ القدر تھی ''جلال اور نور والی''۔ آپ کو اک بے پناہ کرب و اضطراب نے گھیر لیا۔ فرقت کی ٹیسوں نے دل چھلنی چھلنی کر دیا۔ محبت کے قیام و دوام کی تمنائیں زور مارنے لگیں۔ آپ زمین پر لیٹے ہوئے تھے اور مدت العمر زمین پر ہی سونے کا ارادہ تھا کہ بارگاہ محبوب سے بشارت ملی۔ جس سے دل کا بوجھ ہلکا ہو گیا اور وصل دوام کا وعدہ مل گیا۔

لکھتے ہیں:۔

27 شب شب ہفتہ لیلۃ القدر جلال و نور والی۔ تہجد کے وقت دیکھا کہ حضرت میاں بشیر احمد صاحب میرے پلنگ پر آ کر بیٹھ گئے ہیں۔

میرا ارادہ تو مدت العمر زمین پر ہی سونے کا تھا۔ لیکن دل چاہتا تھا کہ مجھ پر یہ فضل ہو جائے کہ ارتداد سے محفوظ رہنے کی بشارت مل جائے۔ سو بفضلہٖ جب اپنی چارپائی پر حضرت میاں بشیر احمد صاحب کو بیٹھے دیکھا تو میں نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت قبول کی اور صبح کی نماز کے بعد چارپائی پر لیٹ گیا۔ رویا میں دیکھا کہ سامنے دیوار یا کوئی ایسی سطح ہے جس پر یونہی گڈمڈ اور مشتبہ سی لہریں ہیں کہ انہوں نے ترتیب اختیار کرنا شروع کی اور ہاتھ کی انگلیوں کی شکل اور ساتھ ہی ''اللہ'' کی شکل بن گیا۔ جیسے ہاتھ کہ باوا نانک کا جبہ سا مشہور ہے۔ اس وقت آنکھ کھل گئی اور اسی غنودگی میں القاء ہوا کہ اس کے عدد گنو۔ کئی دفعہ گنے معلوم ہوا کہ 70 ہیں (حالانکہ اصل میں 66 ہیں) واللہ اعلم 62 سے زیادہ جو عدد ہوا سے 70 کہا جاتا ہے۔

(بحوالہ نوٹ بک حضرت میر صاحب)

اس خواب میں بشارت دی گئی تھی کہ وصال صوری 66 سال کی عمر میں نصیب ہوگا۔ چنانچہ شمسی اعتبار سے پورے چھیاسٹھ سال کی عمر میں وفات پائی نہ ایک دن کم اور نہ ایک دن زیادہ اور قمری اعتبار سے اڑسٹھ سال کی عمر میں وفات پائی۔ یعنی تقریباً ستر سال۔

آپ کو اپنی وفات کی متعلق جو متواتر اخبار دیئے گئے تھے ان میں سے بعض درج ذیل ہیں۔

1945ء الہام جو تقریباً ساری رات ہوتا رہا۔

بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید (نوٹ بک)

خواب جمعرات 2 بجے دوپہر ستمبر 26 دیکھتا ہوں کہ میں گھوڑے پر سوار ہوں اور حضرت اقدس مسیح موعود بمع بہت سے سوار پیادوں کے میرے ساتھ ہیں اور میں گھوڑے کو اس طرح روانی سے چلاتا ہوں۔ جو میں زندگی میں نہیں چلا سکتا تھا اور ہم سب مقبرہ بہشتی والی سڑک پر مقبرہ کی سمت جا رہے ہیں (نوٹ بک)

خواب ایضاً اسی وقت دیکھا کہ میں کسی جگہ ملازم ہوں اور وہاں میرے مکان کی سرکاری مرمت پر راج لگے ہوئے ہیں۔ اتنے میں پروانہ سرکاری میرے تبادلے کا آیا۔ تو میں نے راجوں کی ہدایت نمائی چھوڑی اور کہا کہ اب میرا اس مکان سے تعلق نہیں رہا اور کوئی دلچسپی اس میں مجھے نہیں ہے۔ اس لئے مجھے اگلے نئے مکان کا خیال کرنا چاہئے نہ کہ اس کا جسے میں چھوڑ چلا ہوں۔

(نوٹ بک)

خواب دیکھا نومبر 1946ء میں کہ میرا بستر بندھ کر ریل پر صبح صبح گیا ہے اور تھوڑی دیر میں پھر واپس آ گیا ہے کہ چھ بجے والی گاڑی تو چلی گئی اب ساڑھے چھ بجے کی گاڑی سے آپ جائیں جو تھوڑی دیر بعد روانہ ہوگی۔

(نومبر 46 کے بعد جون 47 میں ہی چھ بجے کا وقت ہونا تھا (بحساب 12 مہینے۔ 12 گھنٹے) جولائی ساتواں گھنٹہ تھا اس کے نصف میں فوت ہو گئے گویا پورے ساڑھے چھ بجے)

الفضل 8 مئی 43ء میں جو کتبۂ تربت کے عنوان سے جو نظم چھپی ہے اس میں لکھتے ہیں۔

شاذ و نادر خواب میں آتے تھے عزرائیل یاں
اب تو معمول ان کا روزانہ نظارہ ہو گیا

علالت

ویسے تو آپ کو دمہ اور پسینہ نہ آنے کی شکایت 18,17 برس سے تھی اور بیماری کی شدید حملے سخت سردی اور سخت گرمی دونوں موسموں میں ہوتے تھے۔

مگر موجودہ علالت نے جو کہ کم و بیش جنوری سے جاری تھی۔ جون میں شدت اختیار کر لی اور آخری ایام میں آپ اکثر نیم بیہوش سے رہتے تھے اور اسی نیم بیہوشی میں شدت کرب سے اٹھ کر چلتے رہتے تھے۔ سترہ تاریخ بروز جمعرات صبح نو بجے جو بیہوش ہوئے تو 18 تاریخ شام تک بیہوش رہے اور اسی بیہوشی میں داخل حق ہو گئے۔

پانچ چھ مہینے سے آپ نے کھانا پینا کم کر دیا تھا اور اکثر جب کھانا سامنے رکھا جاتا تو ہاتھ کھینچ لیتے اور کہتے مجھے ڈر لگتا ہے اسے اٹھا لو۔ مگر یہ نہیں بتلاتے تھے کہ ڈر کیا لگتا ہے۔

میرے خیال میں ان دنوں آپ کو اس قدر تواتر سے اپنی وفات کا علم دیا گیا تھا کہ خدا تعالیٰ کے حضور پیش ہونے کے خیال سے آپ پر ایک پیہم خوف طاری رہتا تھا اور آپ کھانا کھا نہیں سکتے تھے۔ چنانچہ بعد از وفات دیکھنے سے کسی نوٹ بک پر لکھتے ہیں۔

میں بھوکا ہی دنیا پر آیا اور بھوکا ہی جا رہا ہوں۔ یہ نوٹ غالباً سردیوں کے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ پر اپنی موت کا احساس شدت سے غالب تھا۔ چونکہ طبیعت میں خدا تعالیٰ کی محبت بے انداز ودیعت کی گئی تھی اور تصوف کا رنگ غالب تھا۔ غالباً اس لئے کھانا سامنے آتے ہی حساب و کتاب اور محبت و جمال کے گونا گوں خیالات آپ کو گھیر لیتے تھے اور آپ کھانا نہ کھا سکتے تھے۔ واللہ اعلم بالصواب

اسی بیماری میں آپ کو اس قدر اضطراب اور تکلیف تھی کہ ایک دفعہ فرمانے لگے میرے جسم کا ذرہ ذرہ درد کرتا ہے۔ اکثر شدت اضطراب میں باوجود کمزوری اور نقاہت کے اٹھ کر چلتے رہتے تھے اور نیند برابر نہ آنے کے آتی تھی۔ لیکن اس قدر تکلیف کے باوجود کبھی میں نے آپ کے منہ سے کوئی اضطراب یا شکایت کا کلمہ نہیں سنا تھا۔ بہت بے چین ہو جاتے تو فقط یا اللہ کہتے میں نے کبھی ہائے کا لفظ آپ کی زبان پر آتے نہیں دیکھا ...... ایک دن سخت تکلیف تھی تو فرمانے لگے کیا کروں اور کیا کہوں کچھ کہا نہیں جاتا۔ کچھ کیا نہیں جاتا۔ جب آپ نے یہ الفاظ کہے تو یوں معلوم ہوتا تھا کہ محبت کا ایک طوفان ہے جو ابل کر کچھ کہہ دینا چاہتا ہے۔ لیکن وفا ہے کہ کہنے نہیں دیتی۔ چنانچہ کچھ دیر ٹھہر کر کہنے لگے۔

سخت دکھ اور تکلیف پر صبر کرنے کا ہی اجر ہے۔

غسل میت

اس بارہ میں بعد از وفات دیکھنے کے نوٹ بک میں لکھتے ہیں۔

''میری نعش کو غسل کے لئے اگر ممکن ہو تو شیخ عبدالرحیم صاحب بھائی جی اور شیخ محمد اسماعیل صاحب پانی پتی اور حکیم عبداللطیف صاحب شہید کو بلایا جائے۔ شہید صاحب پانی ڈالیں۔ کفن موجود ہے''۔ چنانچہ اس کے مطابق آپ کو وفات کے جلد بعد غسل دیا گیا۔ ان کے چہرے سے یوں معلوم ہوتا تھا جیسے چین سے سو رہے ہیں۔

19 جولائی صبح 8 بجے کے قریب جنازہ الصفہ سے اٹھایا گیا۔ اس وقت گھر کے لوگوں نے جدا ہونے والے کا آخری مرتبہ منہ دیکھا۔ ساری رات کے بجھے ہوئے آنسو بغیر کسی شور و فغاں کے آنکھوں سے ٹپ ٹپ گرنے لگے۔ خلیفۃ المسیح الثانی میت کے سرہانے کھڑے تھے اور آپ کی آنکھوں سے موتیوں کے خاموش قطرے قطار در قطار ڈھلک رہے تھے۔

میت اٹھا کر بہشتی مقبرے کے باغ میں رکھی گئی۔ جہاں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے جنازہ پڑھایا۔ کوئی چھ سات ہزار آدمی شامل تھے۔ اس کے بعد حضور نے ایک بار پھر آپ کا منہ دیکھا۔ دعا کی اور پیشانی پر بوسہ دیا۔ پھر بعض عزیزوں نے اور دوسرے لوگوں نے چہرہ دیکھا اور کوئی دس بجے کے قریب آپ کو قطعہ خاص میں آپ کی والدہ اور دیوار کے درمیان جو جگہ تھی اس میں دفن کر دیا گیا۔

سیرت کے چند پہلو

محبت الٰہی

خدا تعالیٰ کی محبت آپ کے جسم و جان کے گوشہ گوشہ میں سمائی ہوئی تھی کہ بیان سے باہر ہے۔ اہل محبت اپنے راز کو چھپا کر رکھنا چاہتے ہیں۔ اس کے کھلنے سے انہیں شرم سی آتی ہے۔ مگر عشق اور مشک کب چھپے رہتے ہیں۔ جب پیمانے بھر جاتے ہیں تو آخر چھلک پڑتے ہیں اور اگر یونہی سے محبوب کا ذکر محفل میں آ جائے تو ضبط کے ہوش کسے رہتے ہیں۔ راز تو راز ہی رہنا چاہتا ہے لیکن جنون کا کیا علاج کہ سب کچھ آشکار کیا چاہتا ہے۔

وہ نغمے جو تنہائی میں نوک زبان پر آئے ہیں وہ راز جو علیحدگی میں صفحہ قرطاس میں بند کر لئے جاتے ہیں وہ راز دل کی کیفیات کے آئینہ دار ہوتے ہیں۔

آپ کے کلام میں محبت الٰہی کا پہلو جس قدر نمایاں ہے اس قدر کوئی اور چیز نمایاں نہیں۔ جا بجا اشارے ہیں کنائے ہیں۔ چھیڑ چھاڑ ہے۔ عجز و نیاز ہے لیکن ناز بھی ہے۔ عشق و محبت کے عنوان سے جو آپ کے مضامین چھپے ہیں اپنے رنگ میں لاجواب ہیں۔ ان کو پڑھ کر آپ کی قلبی گہرائیوں کا حال معلوم ہوتا ہے۔ اسی طرح آپ کا منظوم کلام بھی محبت الٰہی سے پُر ہے۔

بطور نمونہ چند اشعار درج ہیں:۔

مراد درد دل تم ہو ہمارے دلربا تم ہو
تمہارا مدعا ہم ہیں ہمارا مدعا تم ہو
ہر اک ذرہ میں جلوہ دیکھ کر کہتی ہیں یہ آنکھیں
تمہیں تم ہو تمہیں تم ہو خدا جانے کہ کیا تم ہو

ایک نظم مندرجہ ذیل شعر کے گرد چکر کاٹتی ہے۔

ہر دو عالم قیمت خود گفتہ
نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز

باقی صفحہ 4 پر

توبہ کی ڈھال

حسن نثار اپنے کالم چوراہا میں لکھتے ہیں۔

ہمارے ''اجتماعی امتحانات'' ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہے تو سنجیدگی سے سوچنا ہوگا کہ یہ سب کچھ غارت اور اکارت کیوں جا رہا ہے؟ کیا ہم پر توبہ کے دروازے بند ہو چکے؟

نہیں ایسا ہرگز نہیں ہے لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ ہم توبہ کی تعریف (Defination) میں ٹھوکر پہ ٹھوکر کھا رہے ہیں............ غلطی پر غلطی کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ توبہ آج بھی اور اب بھی آفات، خطرات، خدشات کے مقابل بے حد مضبوط ڈھال ہے بشرطیکہ زبانی کلامی نہ ہو بلکہ اعمال بھی تبدیل ہوں۔ ہماری توبہ ادھوری ہے۔ زلزلہ سے سیلاب تک کے درمیان بہت توبہ استغفار ہوئی لیکن یہ ڈھال اس لئے اپنا کمال نہ دکھا سکی کہ انفرادی اور اجتماعی طور پر ہمارے اعمال تبدیل نہیں ہوئے۔ نہ حکمرانوں اور حکام نے اپنے لچھن بدلے نہ عوام نے اپنے رویوں پر نظر ثانی کی زحمت فرمائی۔

ایک بہت بھیانک روحانی مغالطہ ہمارے معاشرہ میں بہت عام ہو کر بہت ہی گہرا سرائیت کر گیا اور وہ یہ کہ محروم طبقات تو بالکل ہی معصوم ہوتے ہیں سو ان کا گناہ کے ساتھ کیا تعلق اور اگر وہ گنہگار ہی نہیں تو سزا کیسی؟ بظاہر یہ منطق مناسب لگتی ہے لیکن ہے نہیں کیونکہ گنہگاری کے لئے قارون ہونا ضروری ہے۔

جب کوئی ''محروم و مظلوم'' جھوٹی غیرت میں مبتلا ہو کر کالی وکاری وغیرہ کا ارتکاب کرتا ہے تو کیا عرش نہ ہلتا ہوگا؟ جب دباؤ یا دام کے عوض اپنے ہی جیسے کسی غریب کے خلاف جھوٹی شہادت دیتا ہوگا تو قدرت غضب ناک نہ ہوتی ہوگی؟ جب دودھ جیسی پاکیزہ شے میں جسے کبھی اللہ کا نور کہتے تھے، گندا پانی ملاتا ہوگا تو قدرت کو طیش نہ آتا ہوگا؟ جب کم تولتا اور جھوٹ بولتا ہوگا تو قدرت کیا محسوس کرتی ہوگی؟ جب پوری اجرت لے کر کام کے دوران فون سنتا، سگریٹ پیتا اور کام چوری کرتا ہوگا تو کیا قدرت خوش ہوتی ہوگی یا اس وقت اس پر خود کو مہربان محسوس کرتی ہوگی جب وہ آٹے کے چند توڑوں، چینی کے چند تھیلوں گھی چائے کے چند ڈبوں اور چند ہزار روپوؤں کے خاطر کسی خبیث، شیطان، بدمعاش، فراڈیئے اور بدکردار کو ووٹ دے کر اسے خود سمیت پوری قوم کی گردن پر سوار کرتا ہوگا؟ عرض کرنے کا مقصد یہ کہ گناہ کا تعلق غربت و امارت کے ساتھ نہیں، اپنی اپنی اوقات، بساط اور حالات کے ساتھ ہے............ راجہ کا گناہ بھی گناہ ہے پر جا کا گناہ بھی گناہ ہے پریذیڈنٹ کی خیانت بھی اور پٹواری کی خیانت بھی خیانت، آجر کی بدی اپنی جگہ اجیر کی اپنی جگہ!

ضرورت ہے اوپر سے نیچے تک اپنے اپنے اعمال پر نظر ثانی کی تاکہ توبہ کی ڈھال اپنا حق ادا کر سکے ورنہ زلزلوں اور سیلابوں جیسے دو پاٹن کے بیچ یونہی پستے رہیں گے اور ہم پر کوئی ''کبیرا'' ماتم بھی نہیں کرے گا۔

اک اور عرض بھی ضرری ہے کہ زلزلے، دہشت گردیاں اور سیلاب بہت ہی ننگی اور لاؤڈ (Loud) قسم کی آفات، سزائیں اور بلائیں ہیں اس لئے ان کی پیدا کردہ تباہی و بربادی کا بہت زیادہ نوٹس لیا جاتا ہے حالانکہ جس گھر میں روزگار نہیں اور بھوک ناچ رہی ہے تو سمجھ لو وہ گھر بھی دہشت گردی، زلزلے اور سیلاب کی زد میں ہے لیکن دکھائی نہیں دے رہا۔ جس کے گھر میں معصوم بچہ یا بے بس بوڑھا دواؤں اور آپریشن کے بغیر عطائیوں کے رحم و کرم پر ہے وہ گھر بھی آفات کی لپیٹ میں ہے............ جس گھر میں بچیاں جہیز کے انتظار میں بوڑھی ہو رہی ہیں ان کے باپ اور ماں سے پوچھو یہ کیسی دہشت گردی ہے؟ کتنا بڑا زلزلہ ہے؟ کتنا بھیانک سیلاب ہے؟ یہ گھرانہ بیک وقت ان کی زد میں سمجھو۔

یہ معاشرہ ہمہ وقت زلزلوں، دہشت گردیوں اور سیلابوں کی لپیٹ میں ہے۔ توبہ کی ڈھال اٹھاؤ جس کا مطلب ہے اپنے اعمال میں تبدیلی، اپنے رویوں پر نظر ثانی ورنہ کہانی آگے چلتی دکھائی نہیں دیتی۔

(روزنامہ جنگ 23 اگست 2010ء)

بقیہ صفحہ 3 حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب

''دعائے من'' میں کہتے ہیں۔ ؎

تو ہی دوا تو ہی طبیب تو ہی محبّ تو ہی حبیب
خدائے من خدائے من قبول کن دعائے من

اہل خانہ کو وصیت میں لکھتے ہیں:۔

تڑپتی روح ہے میری کہ جلدی ہو نصیب اپنے
ملاقات شہ خوباں لقائے حضرت باری
کھنچا جاتا ہے دل میرا بسوئے کوچہ جاناں
سرود عاشقاں سنکر بھڑک اٹھی ہے چنگاری
یہ نغمہ ہے بزرگوں کا خدادارم چہ غم دارم
فرشتے بھی یہ گاتے ہیں خداداری چہ غم داری

اپنے کتبہ تربت میں کہتے ہیں۔ ؎

ایک پل بھی اب گزر سکتا نہیں تیرے بغیر
اب تلک تو ہو سکا جیسے گزارا ہو گیا
بعد مُردن قبر کے کتبے پہ یہ لکھنا مرے
آج ہم دلبر کے اور دلبر ہمارا ہو گیا

یہ غیر مطبوعہ مضمون محترم میر صاحب کی دختر محترمہ امۃ البصیر شہلا صاحبہ اہلیہ کموڈور پیر شبیر احمد صاحب نے ارسال کیا ہے۔

ادیبو ! شاعرو! دانشورو!

زمانے کے حقائق کو نظر کے سامنے لاؤ
ادیبو! شاعرو! دانش ورو ان سے نہ کتراؤ
ہر اک چہرے کے پیچھے ہے جو چہرہ سامنے آئے
مرے صورت گرو جو دیکھتے ہو سب کو دکھلاؤ
تمہارا فن تو قدرت کی عطا کردہ امانت ہے
قلم کی آبرو رکھو اسے پائل نہ پہناؤ
ہنر مندو ! تمہارے خون کی حدت پہ کیا گزری
یہ کیا دستور ہے کہ مصلحت پر تم بھی بک جاؤ
اگر افکار سچے ہیں تو پیکر جھوٹ کیوں بولیں
مقدس جان کر الفاظ کی توقیر بڑھاؤ
کھرا کھوٹا پرکھ لیں گے زمانہ ،وقت اور فطرت
کہیں تاریخ میں بہتر جگہ پر نام لکھواؤ
زمیں پیروں کے نیچے سے نکل جائے تو کیا ہو گا
قدم مضبوط رکھو آسماں سے رہبری پاؤ
یہ دھرتی ماں ہے اس کے دودھ کا کچھ حق ادا کر دو
اگر کچھ فیض پایا ہے اسے بھی فیض پہنچاؤ
خود اپنی ہی تباہی کا قرینہ خوب سیکھا ہے
کہ جس ٹہنی پہ بیٹھے ہو اُسی کو کاٹتے جاؤ
صداقت، امن اور انصاف سے اقوام زندہ ہیں
جہاں تک ہو سکے حق و صداقت عام کر جاؤ

ا.ب.ناصر

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تکمیل ناظرہ قرآن

مکرم رفیع احمد رند صاحب معلم وقف جدید 93/6R ضلع بہاولنگر تحریر کرتے ہیں۔

جماعت احمدیہ چک نمبر 93/6R تحصیل ہارون آباد ضلع بہاولنگر میں موسم گرما کی تعطیلات کے دوران ترتیل القرآن کی کلاس کا انعقاد کیا گیا جس میں خصوصی طور پر ترتیل سے قرآن پاک پڑھنے کے قواعد سکھائے گئے۔ اس کلاس میں تقریباً 40 بچے اور بچیاں شامل ہوتے رہے۔ کلاس سے استفادہ کرتے ہوئے 2 بچیوں اور 8 بچوں نے قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کیا۔ مورخہ 3/اگست 2010ء کو تقریب تقسیم انعامات ہوئی جس میں مکرم حافظ محمد اکرم صاحب بھٹی انسپکٹر تربیت وقف جدید نے بچوں سے کلام پاک سنا، نصاب وقف نو کا جائزہ لیا اور اعزاز پانے والوں کو انعامات دیئے۔ دعا کے ساتھ یہ پروگرام ختم ہوا۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آئندہ بھی ہمیں قرآن کریم پڑھنے اور پڑھانے اور سمجھنے اور عمل کرنے کی توفیق دیتا رہے۔ آمین

تکمیل ناظرہ قرآن

مکرم رانا ممتاز احمد طاہر صاحب معلم وقف جدید جماعت احمدیہ چک 363/E.B ضلع وہاڑی تحریر کرتے ہیں۔

جماعت احمدیہ چک نمبر 363/E.B ضلع وہاڑی کے مندرجہ ذیل 4 بچوں نے روزانہ کلاس کے ذریعہ قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ خاکسار کی بیٹی صباحت ناز حناء، ثوبیہ بنت مکرم ناصر احمد صاحب، وجاہت سرفراز ابن مکرم مبارک احمد صاحب اور ساجدہ بی بی بنت مکرم محمد انور صاحب ان میں ایک بچی غیراز جماعت ہے۔ ان بچوں کی تقریب آمین مورخہ 10/اگست 2010ء کو منعقد کی گئی۔ مکرم حافظ محمد اکرم بھٹی صاحب نے بچوں سے قرآن کریم سنا اور نصائح سے نوازا۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان بچوں کو مزید قرآن کریم کا ترجمہ سیکھنے اور عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم مرزا نسیم احمد برلاس صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور سانحہ دارالذکر لاہور میں زخمی ہوئے تھے اللہ تعالیٰ کے فضل سے پیٹ کا زخم کافی حد تک ٹھیک ہو گیا ہے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو شفاء کاملہ و عاجلہ عطا کرے۔ آمین

کامیابی

مکرمہ امۃ المتین تسمیہ صاحبہ اہلیہ مکرم طاہر جاوید جنجوعہ صاحب رحمٰن پورہ لاہور تحریر کرتی ہیں۔

میرے بڑے بیٹے عزیزم روحان احمد نے فارم ڈی کے دوسرے سمیسٹر میں محض خدا تعالیٰ کے فضل سے 3.55GPA کے رزلٹ کے ساتھ یونیورسٹی میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی عزیزم کیلئے اور جماعت احمدیہ کیلئے مبارک کرے اور دین و دنیا کی حسنات سے نوازتا رہے۔ آمین

نتائج انٹرمیڈیٹ

(نصرت جہاں انٹر کالج ربوہ)

نصرت جہاں انٹر کالج کی طرف سے امسال 73 طلباء نے انٹرمیڈیٹ کا امتحان دیا جن میں سے 13 طلباء نے A+، 28 طلباء نے A، 34 طلباء نے B اور 24 طلباء نے C گریڈ حاصل کیا جبکہ 8 طلباء کی کمپارٹمنٹ آئی ہے۔ اس طرح رزلٹ 92% ہے جبکہ فیصل آباد بورڈ کا رزلٹ 57.02% ہے۔

☆ پری میڈیکل گروپ میں عزیزم عطاء الرزاق خاں ابن مکرم عبدالبصیر خاں صاحب اور عزیزم نزاکت احمد ابن مکرم محمد احمد صاحب نے 911/1100 نمبر حاصل کئے۔

☆ پری انجینئرنگ گروپ میں عزیزم عبدالواسع ابن ڈاکٹر عبدالوحید صاحب نے 1007/1100 نمبر حاصل کئے۔

☆ جنرل سائنس گروپ میں عزیزم ولید احمد ابن ناصر احمد سدھو صاحب (مربی سلسلہ حال متعین بورکینا فاسو) نے 980/1100 نمبر حاصل کئے اور فیصل آباد بورڈ میں جنرل سائنس گروپ میں فرسٹ پوزیشن حاصل کر کے سرٹیفکیٹ حاصل کیا۔

نیز یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ 8 طلباء نے 900 سے زائد نمبر حاصل کئے۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رزلٹ ادارہ اور طلباء کے لئے مبارک فرمائے اور مستقبل میں مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین

(چیئرمین ناصر فاؤنڈیشن ربوہ)

درخواست دعا

مکرم مسعود احمد صاحب خورشید ابن مکرم الحاج مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری آف امریکہ ہسپتال میں داخل ہیں۔ حالت تشویشناک ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

محترمہ منصورہ عنصر صاحبہ حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور لکھتی ہیں۔

مکرم بشیر احمد صاحب کینیڈا کا مورخہ 14 ستمبر 2010ء کو پیٹ میں کینسر کا آپریشن ہوا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب ربوہ بیمار رہتے ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

مکرم رانا ظفر احمد خان صاحب باب الابواب ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے مورخہ 22/اگست 2010ء کو خاکسار کی بیٹی مکرمہ عفت ثاقب صاحبہ اہلیہ مکرم مظہر اسلام ثاقب صاحب ساکن ہالینڈ کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے بچے کا نام انصر احمد عطا فرمایا ہے نیز وقف نو کی مبارک تحریک میں بھی شامل فرمایا ہے نومولود مکرم صالح محمد صاحب آف بورے والا ضلع وہاڑی کی نسل سے، مکرم رانا بشارت احمد صاحب ابن مکرم رانا مبارک احمد صاحب ساکن ہالینڈ کا پوتا اور حضرت منشی امیر محمد خان صاحب ساکن اہرانہ رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے بچے کو نیک، خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ نیز دین و دنیا کی تمام نعمتوں سے فیضیاب ہو۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرم منظور احمد صاحب ترکہ مکرم غلام رسول صاحب)

مکرم منظور احمد صاحب نے درخواست دی ہے کہ میرے والد محترم غلام رسول صاحب وفات پا چکے ہیں ان کے نام قطعہ نمبر 9/36 دارالعلوم شرقی برقبہ 10 مرلہ منتقل کردہ ہے۔ اس کا رقبہ 7 مرلہ میرے نام اور 3 مرلہ میری ہمشیرہ حمیدہ بیگم صاحبہ کے نام منتقل کر دیا جائے۔ اس تقسیم پر دیگر ورثاء کو کوئی اعتراض نہ ہے۔

تفصیل ورثاء

(1) مکرمہ حاجرہ بی بی صاحبہ (بیوہ)
(2) مکرم منظور احمد صاحب (بیٹا)
(3) مکرم مبشر احمد ظفر صاحب (بیٹا)
(4) مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ (بیٹی)
(5) مکرم مظفر احمد ظفر صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

ہوائی سفر میں پہلی ہلاکت

17 ستمبر 1908ء فضائی تاریخ میں اس حوالے سے ایک یادگار تاریخ ہے کہ اس دن پہلی مرتبہ ہوائی جہاز کے سفر میں کوئی انسان ہلاک ہوا اس کا نام لیفٹیننٹ تھامس ای سلفرج Lt. Thomas Selfridge تھا۔ ہوائی جہاز کے موجدین میں سے ایک اورول رائٹ بھی اس کا ہمرکاب تھا۔ تاہم وہ خوش قسمتی سے معمولی زخمی ہوا۔ یہ حادثہ ریاست ورجینیا میں فورٹ میئر Fort Myer کے مقام پر پیش آیا تھا۔

سانحہ ارتحال

مکرم محمد رمضان صاحب زعیم مجلس انصاراللہ دارالفتوح شرقی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے والد مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب ننگلی چک نمبر 94 ج۔ب ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ 29/اگست 2010ء کو رات 8 بجے سول ہسپتال فیصل آباد میں بعمر 80 سال وفات پا گئے۔ ان کی نماز جنازہ امیر جماعت گوجرہ نے 30/اگست 2010ء کو صبح دس بجے پڑھائی اور آبائی گاؤں میں تدفین ہوئی۔ ہائی بلڈ پریشر ہونے کی وجہ سے آپ کے دماغ کی شریان پھٹ گئی فالج بھی ہو گیا تھا۔ والد صاحب نیک کاموں میں آگے رہتے تھے بہت عرصہ سیکرٹری مال اور صدر جماعت بھی رہے جماعت کے انسپکٹر اور مربیان کی بہت خدمت کرتے تھے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے والد صاحب کے درجات بلند کرے اور جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر کی توفیق دے۔ آمین

امتحان فرسٹ ٹرم 2010ء

(ناصر ہائیر سیکنڈری سکول ربوہ)

ناصر ہائیر سیکنڈری سکول کے کلاس ششم تا دہم کے طلبہ کو مطلع کیا جاتا ہے کہ ان کا فرسٹ ٹرم کا امتحان مورخہ 19 ستمبر 2010ء سے شروع ہو رہا ہے ڈیٹ شیٹ سکول کے نوٹس بورڈ پر آویزاں کر دی گئی ہے۔ تمام طلبہ سے درخواست ہے کہ بروقت امتحان میں شامل ہوں۔ پیپر صبح 6:45 بجے شروع ہوگا۔

(پرنسپل ناصر ہائیر سیکنڈری سکول ربوہ)

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

مکرم سید حمید الحسن صاحب

میرے بزرگ دوست
مکرم ملک مظفر احمد صاحب

خاکسار 1970ء میں گوجرانوالہ بسلسلہ ملازمت واپڈا رہائش پذیر تھا فجر کی نماز کے بعد ایک نیک سیرت بزرگ مکرم ملک مظفر احمد صاحب (والد محترم ملک منور احمد جاوید صاحب نائب ناظر ضیافت ربوہ) بیت الذکر سے مجھے سیر کے لئے اپنے ساتھ لے جاتے اور راستہ میں ہلکے ترنم سے یہ نظم گنگناتے۔

نہ روک راہ میں مولا شتاب جانے دے
کھلا تو ہے تیری جنت کا باب جانے دے

ان کے پڑھنے میں اتنا سوز اور درد ہوتا کہ آنکھوں سے آنسو رواں ہو جاتے اور پھر دوسرا شعر گنگناتے۔ اس وقت میں چونکہ زیادہ پرانا احمدی نہ تھا اس لئے مکرم ملک صاحب سے دریافت کیا کہ یہ کس کا کلام ہے؟ انہوں نے کہا کہ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کا۔ اس طرح مجھے بھی شوق ہوا اور مجھے وہ کلام یاد ہو گیا۔ مکرم ملک مظفر احمد صاحب چلتے پھرتے احمدیت کا ایک نشان تھے۔ ہر شخص کو دعوت الی اللہ ضرور کرتے مثلاً اپنے شیزان کے ڈپو پر ہر شخص کی تواضع چائے اور مشروب سے کرتے اور خوش ہوتے اور پھر عبادت اور نیکی کی تلقین کرتے۔ دوستوں کی مدد کرنا آپ کی عادت تھی اور سلسلہ کے واقفین سے بہت محبت سے پیش آتے تھے۔

ایک مرتبہ میری ڈیوٹی کامونکی دفتر واپڈا میں تھی۔ میں روزانہ بذریعہ باؤ ٹرین گوجرانوالہ سے کامونکی ڈیوٹی پر جاتا تھا۔ جلسہ سالانہ کے اخراجات کی وجہ سے خاکسار اپنے ریلوے کا پاس نہ بنوا سکا اور سائیکل پر گوجرانوالہ سے کامونکی ڈیوٹی پر آتا جاتا رہا۔ جنوری کا مہینہ تھا۔ مکرم ملک مظفر صاحب لاہور سے گوجرانوالہ آ رہے تھے بذریعہ بس اور میں سائیکل پر کامونکی ڈیوٹی پر جا رہا تھا۔ شاید ان کی نظر خاکسار پر پڑ گئی ہوگی۔ اگلے دن صبح کی نماز کے بعد سیر کو نکلے تو ملک صاحب فرمانے لگے۔ آج ہم ریلوے سٹیشن گوجرانوالہ دیکھیں گے سٹیشن پر پہنچ کر مجھے مسافر خانہ میں بٹھا دیا اور خود میرے لئے ریلوے کا پاس بنوا کر لائے اور میری جیب میں ڈال کر فرمانے لگے شاہ صاحب اتنا لمبا سفر روزانہ سائیکل پر درست نہیں۔ اتنے سفر سے صحت خراب ہو جاتی ہے۔ میں نے عرض کیا کہ ملک صاحب پاس کی رقم تنخواہ پر ادا کروں گا۔ کہنے لگے ٹھیک ہے لیکن بعد میں کہا کہ اپنے دوستوں سے میں پیسے نہیں لیتا کہہ کر ٹال دیا۔

میں نے مکرم ملک صاحب کی یہ خوبی بھی دیکھی کہ کوئی بھی سوال کرنے والا آتا۔ آپ سوال پورا کر دیتے اور بعض کی چپکے سے مدد کر دیتے بعض ضرورت مندوں کی ضرورتیں خاموشی سے پوری کر دیتے۔ نہایت مخلص سخی اور صالح انسان تھے خلافت کے شیدائی احمدیت سے والہانہ عشق رکھنے والے تھے۔

ایک دفعہ ہم نماز تہجد ادا کرنے کے لئے باغبان پورہ گوجرانوالہ بیت الذکر گئے۔ تو بیت الذکر سے کسی کی رونے کی آواز آ رہی تھی غور سے سنا تو مکرم ملک صاحب یوں کہہ رہے تھے۔

نہ روک راہ میں مولا شتاب جانے دے
کھلا تو ہے تیری جنت کا باب جانے دے
مجھے تو دامن رحمت میں ڈھانپ لے یوں ہی
حساب مجھ سے نہ لے بے حساب جانے دے

ہم اندر داخل ہوئے تو سلام پھیرنے کے بعد بہت خوش ہوئے اور کہا کہ آپ کو اس عمر میں تہجد کا شوق ہے۔ پھر نماز کے بعد ہمیں ناشتہ کروایا اور دعوت الی اللہ کے لئے نکلے۔ بعض غیر از جماعت کو دعوت الی اللہ کی اور پھر دوسرے احمدی گھروں کا دورہ کیا اور نہایت محبت اور پیار سے انہیں بیت الذکر آنے کی طرف توجہ دلائی اور محبت سے انہیں کہا کہ یہ وقت پھر ہاتھ نہ آئے گا۔ آپ نے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کر رکھا ہے اور اسے پورا کرو اور پھر فرمانے لگے کہ اپنے اندر دعوت الی اللہ کا عشق اور جوش پیدا کرو۔ اللہ کی نظر میں دعوت الی اللہ بہت اچھا کام ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی ملاقاتوں کے واقعات بہت شوق سے سناتے مقصد ہماری تربیت تھا پھر جب آپ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا نام مبارک سنتے یا حضرت مسیح موعود کا نام آپ کی زبان پر آتا تو آنکھوں سے آنسو رواں ہو جاتے۔ نہایت مخلص احمدی، ہمدرد، دعا گو اور مہمان نواز تھے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ آمین

خبریں

آئی ایم ایف کی جانب سے ہنگامی قرضے کی منظوری

آئی ایم ایف نے پاکستان میں بدترین سیلاب کی تباہ کاری سے نمٹنے کیلئے 45 کروڑ 10 لاکھ ڈالر کے ہنگامی قرضے کی منظوری دیدی۔ رقم اسی ماہ فراہم کی جائے گی۔ اس کا مقصد پاکستان کو بدترین سیلاب کی تباہ کاریوں سے نمٹنے کیلئے مدد فراہم کرنا ہے۔

منچھر جھیل میں شگاف، سیہون میں 75 ہزار آبادی کے متاثر ہونے کا خدشہ

دادو اور بھان سعید آباد کو بچانے کیلئے منچھر جھیل میں 300 فٹ چوڑا شگاف ڈال دیا گیا۔ جس سے تحصیل سیہون کی تین یونین کونسلوں کی 75 ہزار آبادی کے متاثر ہونے کا خدشہ پیدا ہو گیا ہے۔ دوسری جانب منچھر جھیل کا سیلابی ریلا جوہی کے شہر چھنی میں داخل ہو گیا جس کے بعد لوگوں نے نقل مکانی شروع کر دی ہے۔

شمالی وزیرستان میں ڈرون حملے جاری، مزید 15 افراد ہلاک

شمالی وزیرستان میں امریکی ڈرون حملے جاری ہیں۔ مزید دو حملوں میں مزید 15 افراد ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔ حملے میں حقانی نیٹ ورک کے سربراہ سراج الدین حقانی کے قریبی رشتہ دار مارے گئے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 17 ستمبر

طلوع فجر	4:26
طلوع آفتاب	5:51
زوال آفتاب	12:03
غروب آفتاب	6:14

ضرورت سیکیورٹی گارڈز
دارالضیافت میں سیکیورٹی گارڈز کی کچھ آسامیاں پر کرنی مقصود ہیں۔ صرف ایسے احباب جماعت جو خدمت دین کا جذبہ رکھتے ہوں اور اپنا ذاتی اسلحہ رکھتے ہوں جو باقاعدہ لائسنس یافتہ ہو، اپنی تحریری درخواست کے ساتھ جس پر اپنے صدر صاحب جماعت کی سفارش بھی ہو مورخہ 27 ستمبر 2010ء کو بوقت 11:30 بجے صبح انٹرویو کیلئے دارالضیافت تشریف لاویں۔
(نائب ناظر ضیافت صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

نعمانی سیرپ
تیزابیت۔ خرابی ہضم۔ معدہ کی جلن کیلئے اکسیر ہے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:047-6212434

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
NASEEM JEWELLERS
23K/22K JEWELLERY SUPPLIERS
پروپرائٹر: میاں وسیم احمد
اقصیٰ روڈ ربوہ فون دکان 6212837
Mob:03007700369

ربوہ اور گردونواح میں سکنی زرعی کمرشل جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
ربوہ پراپرٹی سنٹر
کالج روڈ ربوہ بالمقابل جامعہ احمدیہ ربوہ
فون آفس 047-6213550
پروپرائٹر: عامر گوپے راہ 0333-9797450

FD-10

For Genuine TOYOTA Parts
AL-FURQAN
MOTORS PVT LIMITED
Ph:
021-2724606
2724609
47- Tibet Centre
M.A. Jinnah Road,
KARACHI
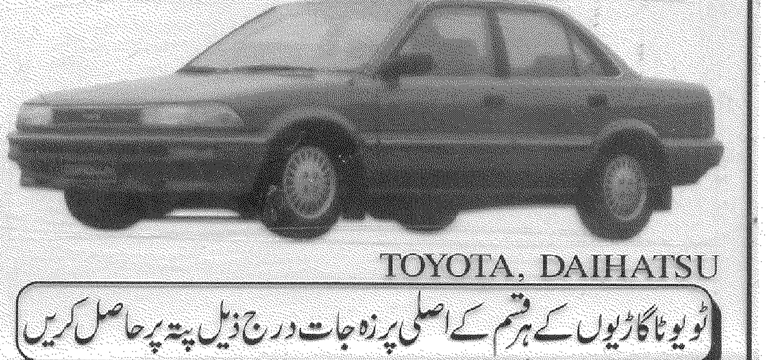
TOYOTA, DAIHATSU
ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں
الفرقان موٹرز لمیٹڈ
فون نمبر 021-2724606
2724609
47۔ تبت سنٹر ایم اے جناح روڈ کراچی نمبر 3